49005-اپنی یا کسی دوسرے کی تھوک نگلنے کا حکم

سوال

انسان کا اپنی تھوک نگلنے کا کیا حکم ہے میں رمضان میں اکثر لوگوں کو دیکھتا ہوں کہ وہ نگلنے سے بچنے کے لیے بہت زیادہ تھوکتے رہتے ہیں، اورخاص کر وضوء میں کلی کرنے کے بعد، اوراس تھوک کا کیا حکم ہے اگریہ تھوک کسی دوسرے مثلا بیوی کی ہو؟ ہمیں اس کے بارہ میں فتوی دیکر عنداللہ ماجور ہوں۔

پسندیدہ جواب

اول :

اسلام کے احکام وقوانین اور شریعت اسلامیہ آسانی وسہولت اور غیر عادی مشقت وتکلیف سے احتراز پر مبنی ہیں۔

اللہ سبحانہ وتعالی روزوں کی آیات میں ہی یہ فرماتے ہیں :

.{اللہ تعالی کا ارادہ تمہارے ساتھ آسانی کا ہے سختی کا نہیں}.البقرۃ(185)۔

اورایک دوسرے مقام پر اللہ تعالی نے کچھ اس طرح فرمایا :

.{اللہ تعالی تم پر کسی قسم کی تنگی نہیں ڈالنا چاہتا بلکہ اس کا تمہیں پاک کرنے کا ارادہ ہے، اور تمہیں اپنی بھرپور نعمت دینے کا ارادہ ہے تاکہ تم شکر ادا کرتے رہو}.المائدۃ(6)۔

اورایک مقام پر ارشاد باری تعالی ہے :

.{اور تم پر دین کے بارہ میں کوئی تنگی نہیں ڈالی}.الحج(78)۔

لھذا جس میں مشقت ہو اوراس سے عادتا بچنا ممکن نہ ہو تو وہ روزہ پر کچھ اثرانداز نہیں ہوتا اورانسان کا روزے کی حالت میں تھوک نگلنا بھی اس میں شامل ہے۔

ابن قدامہ المقدسی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

فصل : اورجس چيز سے بچنا اوراحتراز کرنا ممکن نہ ہو مثلا تھوک نگلنا اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا، اس لیے کہ اس سے بچنا بہت ہی شاق ہے لھذا یہ گردوغبار اور آٹا چھانتے وقت اڑنے والے آٹے کے مشابہ ہے، لھذا اگراس نے اسے جمع کرکے قصدا بھی نگلا تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

اس لیے کہ اس کے پیٹ میں معدہ سے پہنچ رہی ہے لھذا اگر وہ تھوک جمع نہیں کرتا اوراسے قصدا نگلتا ہے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا لھذا جمع کرکے نگلنا بھی اسی کے مشابہ ہے۔

دیکھیں : المغنی لابن قدامہ المقدسی (16/3)۔

اورحاشیہ قلیونی میں ہے :

(اسی طرح یہ بھی ہے کہ اگر کسی شخص نے زبان نکالی اوراس پر تھوک بھی ہو پھر اس نے زبان اندر کرکے اس پر جوکچھ تھا نگل لیا تو صحیح قول کے مطابق اس کا روزہ نہیں ٹوٹے گا، اس لیے کہ زبان اندر ہی جتنا بھی اسے الٹ پلٹ کرے تو اس جس پر اس کا معدہ ہے اس سے جدا نہیں ہوگا) دیکھیں حاشیۃ قلیونی (73/2) ۔

دوم :

کلی کرنے کے بعد روزہ دار کے لیے کیا واجب ہے :

امام نووی رحمہ اللہ تعالی اپنی کتاب "المجموع "میں کہتے ہیں :

متولی وغیرہ کا کہنا ہے : جب روزہ دار کلی کرے تواسے پانی لازما باہر نکالنا ہوگا، لیکن اس پر یہ لازم نہیں کہ وہ اندر سے منہ کو کپڑے وغیرہ سے خشک کرتا پھرے، اس میں کوئی خلاف نہیں ۔ اھ

دیکھیں : المجموع (327/6) ۔

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

(اگر کوئی شخص اذان فجر کے وقت پانی پیئے تواس پر تھوکنا واجب نہیں، اس لیے کہ ہمارے علم کے مطابق صحابہ کرام سے یہ ثابت نہیں کہ جب کوئی طلوع فجر کے وقت پانی پیئے تو پانی کے ذائقہ کو ختم کرنے کے لیے تھوکے، بلکہ یہ اس کے لیے معاف ہے) شرح الممتع (428/6) ۔

اور جولوگ یہ کہتے ہیں کہ کلی کرنے کے بعد تھوکا جائے وہ بھی کلی کرنے والے سے یہ مطالبہ نہیں کرتے کہ پانی پھینکنے کے بعد ایک بار سے زائد تھوکا جائے، تھوکنے کی شرط اس لیے لگاتے ہیں کہ تھوک میں پانی مل جاتا ہے لھذا صرف پانی کے اخراج سے ہی نہیں نکل جاتا، اوروہ تھوک میں مبالغہ کی بھی شرط نہیں لگاتے، اس لیے کہ اس کے بعد تو صرف تری اور رطوبت ہی باقی بچتی ہے جس سے احتراز ممکن نہیں ۔

دیکھیں : الموسوعۃ الفقھیۃ (63/28) ۔

لیکن اگر تھوک میں اس کے علاوہ کوئی ایسی چیز مل جائے جس سے احتراز اور بچنا ممکن ہو تواسے باہر پھینکنا لازم ہے، پھر اس کے بعد اگر اس کے کوئی آثار یا خوشبو اور ذائقہ وغیرہ باقی رہتا ہے تواس سے کوئی نقصان نہیں مثلا سحری کے بعد منہ میں کھانے کے کچھ ذرات کا باقی بچنا، یا پھر مسواک کے ذرات، اور مسوڑھوں سے نکلنے والا خون وغیرہ ۔

آپ اس کی مزید تفصیل کے لیے مندرجہ ذیل سوال نمبروں کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں :

(37745) اور (37937) اور (12597) کے جوابات دیکھیں ۔

لھذا اس بنا پر وہ لوگ جو رمضان المبارک میں کثرت سے تھوکتے ہیں ہمیں توان کے ایسا کرنے میں کوئی وجہ نظر نہیں آتی، صرف یہ نظر آتا ہے کہ وہ ایسی چیز سے احتراز کرنا اور بچنا چاہتے ہیں جس سے احتراز مشروع ہی نہیں، جس کی بنا پر انہیں روزے میں مشقت اور پیاس اور منہ خشک ہونے جیسی علتوں کا سامنا کرنا پڑے گا، اوراس کے ساتھ ساتھ کچھ نہ کچھ تنگی بھی پیدا ہوگی، اور خاص کر جب وہ ایسی جگھوں میں ہوں جہاں پر تھوکنا ہی ممکن نہ ہو یا پھر ان کے پاس کوٹشو پیپر وغیرہ بھی نہ ہوں ۔

اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ایسا شخص مسجد میں قرآن مجید کی تلاوت اور ذکرواذکار کے لیے بھی زیادہ دیر نہیں بیٹھ سکتا بلکہ وہ جلد ہی وہاں سے اٹھ جائے گا جس کی بنا پر وہ اس ماہ مبارک کے فضائل سے ہی محروم رہے گا ۔

سوم :

رہا مسئلہ بیوی کی تھوک نگلنے کے متعلق تو اس کے بارہ میں ابن قدامہ المقدسی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

یا اس نے کسی دوسرے کی تھوک نگل لی توروزہ ٹوٹ جائے گا ، اس لیے کہ اس نے اپنے منہ کے علاوہ کسی اور کی تھوک نگلی ہے تو یہ اسی طرح ہوا کہ کوئی اور چیز نگل لی جائے ۔

اگر یہ کہا جائے کہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں ان سے بوس وکنار کرتے تھے اور ان کی زبان بھی چوستے تھے ۔ سنن ابوداود حدیث نمبر (2386) ۔

اس کے جواب میں ہم یہ کہیں گے کہ ابوداود رحمہ اللہ تعالی سے مروی ہے کہ انہوں نے اس حدیث کے بارہ میں کہا ہے کہ یہ سند صحیح نہیں ۔

حدیث میں (زبان کو چوستے تھے) کے الفاظ کے زیادہ ہونے کو کچھ نے ضعیف قرار دیا ہے اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے ضعیف سنن ابوداود میں بھی اسے ضعیف قرار دیا ہے ۔

اور ابن قدامہ المقدسی رحمہ اللہ تعالی بیان کرتے ہیں کہ بالفرض اگر یہ حدیث صحیح ہو تو اس کی دو توجیہیں ہونگی :

اول : یہ دونوں مسئلے ایک دوسرے سے مرتبط ہی نہیں بلکہ غیر مرتبط اور مختلف ہیں ان کا کہنا ہے : (اس کا بھی جواز ہے کہ روزے کی حالت میں بوسہ لیتے اور اس کے علاوہ دوسرے دنوں میں زبان چوستے تھے) ۔

دوم : اس حدیث میں تھوک نگلنے کی دلیل نہیں پائی جاتی ، ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں : (یہ ہوسکتا ہے کہ زبان چوستے ہوں لیکن پھر وہ اسے نگلتے نہ ہوں ، اور اس لیے کہ یہ بھی ثابت نہیں کہ ان کی زبان پر پائی جانے والی تری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ میں گئی ہو) دیکھیں المغنی (17/3) ۔

تو اس بنا پر اگر خاوند اور بیوی دونوں میں سے کسی ایک نے دوسرے کی تھوک نہ نگلی ہو تو اس سے روزہ فاسد نہیں ہوگا ۔

لیکن خاوند یا بیوی کا دوسرے کی زبان چوسنا جماع کے اسباب میں سے باقی رہے گا ، اگر کسی کو ڈر ہو کہ بوس وکنار اور جماع کے دوسرے اسباب کی بنا پر اسے انزال ہوسکتا ہے تو اس کے حق میں ایسا کرنا حرام ہوگا ، لیکن اگر اسے اپنے آپ کنٹرول ہو تو صحیح یہی ہے کہ اس کے ایسا کرنا جائز ہے اور اس میں کوئی کراہت نہیں ۔

اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں بوس وکنار کرتے تھے ۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (1927) صحیح مسلم حدیث نمبر (1106) دیکھیں الشرح الممتع (433/6) کچھ کمی بیشی کے ساتھ ۔

لیکن ضرورت اس بات کی ہے کہ اسے چاہیے کہ وہ اپنے روزے کو ایسی چیزوں سے محفوظ رکھے جس کی بنا پر اس کے روزے کے اجروثواب میں نقص اور کمی ہونے کا اندیشہ ہو ، اور خاص کر جب یہ کام رمضان کی ہر رات میں کرنے جائز ہوں ۔

آپ مزید تفصیلی معلومات کے لیے سوال نمبر (20032) اور (14315) کے جوابات کا مطالعہ کریں ۔

واللہ تعالی اعلم.